نادرِ زمن ہستی

پروفیسر ڈاکٹر

اِدارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کشمیر

Marfat.com

نادرِ زمن ہستی

(امام احمد رضا مُحدِّث بریلوی)

از

اقبال احمد اختر القادری

ناشر

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

گلشن رضا جانباز چوک، خانپورہ بارہمولہ ۱۹۳۱۰۱ کشمیر

Marfat.com

نام کتاب : نادرزمن ہستی

مُرتّب : پروفیسر ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

صفحات : ۲۴

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/اکتوبر ۲۰۰۴ء

تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ناشر : ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

☆☆ ملنے کا پتہ ☆☆

(۱) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (اسلام آباد)

D-44/4، اسٹریٹ-38، سیکٹر F-6/1 اسلام آباد 44000 پاکستان

(۲) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

25، جاپان مینشن، رضا چوک، ریگل صدر (کراچی 74400) پاکستان

(۳) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

گلشن رضا، جانباز چوک، خانپورہ بارہمولہ 193101 کشمیر

Marfat.com

حرفِ آغاز و انتساب

گزشتہ برس ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں راقم نے روزنامہ "جنگ" کراچی کیلئے امام احمد رضا قدس سرہٗ کی سیرت و کردار پر مختصر مقالہ تحریر کیا تھا جو کہ ۲۲ جون ۱۹۹۰ء کو روزنامہ جنگ کراچی میں بعنوان

"مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی"

شائع ہوا ــــــ محبین و عقیدت مندانِ امام احمد رضا نے مقالے کو پسند کیا اور بے حد سراہا ــــــ پھر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی نے اپنے سالانہ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء میں (۶۱ ــــــ ۶۴) شائع کیا ــــــ استاذ گرامی قبلہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد زید مجدہٗ و زید لطفہٗ کی ہدایت پر راقم نے اس میں بعد میں بعض اضافے و ترمیم کیں اور اب ان اضافوں و ترمیم کے ساتھ یہ مقالہ بعنوان "نادرِ زمن ہستی" مکتبۂ قاسمیہ برکاتیہ، حیدرآباد کی مساعی جمیلہ سے کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے ــــــ (اللہ تعالیٰ شہزادہ مفتی اعظم سندھ حضرت مفتی محمد خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمۃ حضرت علامہ مفتی ابو حماد احمد میاں برکاتی مدظلہ کو جزائے خیر سے نوازے ــــــ آمین)

ــــــ راقم اپنی اس حقیری کوشش کو حضرت شیخ طریقت وارثِ علومِ رضا علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری قبلہ اور استاذ گرامی قدر واقفِ علوم رضا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد قبلہ دامت برکاتہم علینا و زید مجدہم کے اسمائے گرامی سے منسوب کرتا ہے۔

از ــــــ احقر اقبال احمد اختر القادری عفی عنہ
۲۷، رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ
(بحالتِ معتکف، خواجہ جامع مسجد 2-5/B نارتھ کراچی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

پیش نظر مقالہ "نادرِ زمن ہستی" فاضل نوجوان مقالہ نگار عزیزم مولانا اقبال احمد اختر القادری زید مجدہٗ کی تحریر ہے ـــــــ اقبال احمد اختر القادری صاحب اہلسنت کے ابھرتے ہوئے قلمکار ہیں ـــــــ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم عالیہ سے نسبت ارادت رکھتے ہیں ـــــــ الحمد للہ باشرع آدمی ہیں، اتباع سنت کا خاص اہتمام کرتے ہیں ـــــــ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے گزشتہ پانچ سال سے وابستہ ہیں ـــــــ ان دو نسبتوں یعنی ادارہ متذکرہ سے وابستگی اور اعلیحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی نسبت نے ان کے فکر و ذہن کو مزید جلا اور قلم کو نکھار بخشا ہے، پھر اس پر طرّہ یہ کہ مسعود ملت ماہر رضویات محترم و مکرم پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی علمی سرپرستی و رہنمائی نے ان کے قلم کی جولانی کو اور بہ آتشہ بنا دیا ـــــــ

زیر نظر مقالہ اس صدی کی عبقری شخصیت اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار سے متعلق ہے ـــــــ فاضل مقالہ نگار نے بڑے اچھوتے تاثراتی انداز میں مقالہ کی ابتدا کی ہے ـــــــ منظر کشی اور مکالمات کی صنعت سے کام لے کر انہوں نے قاری کی دلچسپی اور جذبۂ تجسس کو ابتدا ہی سے متوجہ کرنے کی سعی کی ہے۔ زبان رواں اور شستہ ہے ـــــــ

مقالہ اگرچہ مختصر ہے لیکن امام احمد رضا کی سیرت کے خاص پہلو اور علمی، دینی

Marfat.com

اور سیاسی کارناموں کے اہم گوشوں کو بھرپور انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ فاضل مقالہ نگار نے اس کا خاص اہتمام کیا ہے کہ کوئی بات بغیر تحقیق اور حوالے کے تحریر نہ کی جائے،

اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت اور قلم میں روانی عطا فرمائے، اتباعِ سنت پر ثابت قدم رکھے' اور مزید علمی اور روحانی بلندیوں سے سرفراز فرمائے ——— آمین

وجاہت رسول قادری عفی عنہ
اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ
اینڈ
انچارج زکوٰۃ سیل' حبیب بنک لمیٹڈ
حبیب بنک پلازہ' کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

نادرِ زمن ہستی

ہندوستان کا ایک شہر ہے ـــــــــــ

گرمی کا زمانہ ہے ـــــــــــ

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی رحمتیں برکتیں خوب لٹا رہا ہے ـــــــــــ اس شہر کے ایک علمی گھرانے میں آج ایک بچے کی روزہ کشائی ہے ـــــــــــ

بچے کو صبح سحری میں اٹھایا گیا اور حسب ضرورت سحری کرادی گئی تھی ـــــــــــ محلہ سوداگراں کے اس کاشانۂ مبارک میں روزہ کشائی کی تیاریاں ہو رہی ہیں ـــــــــــ

عزیز و اقارب و دوست و احباب کو بچے کے ساتھ روزہ افطار کرنے کیلئے مدعو کیا گیا ہے ـــــــــــ

سہ پہر کا وقت ہوا تو سامانِ افطار کی تیاری شروع ہوگئی ـــــــــــ ایک الگ کمرے میں پھل فروٹ اور دیگر سامانِ خورد و نوش کے علاوہ "فیرنی" کے پیالے بھی چنے ہوئے ہیں ـــــــــــ

موسم گرما کی شدت و حدت اپنے شباب پر ہے ـــــــــــ

گرمی سے لوگوں کا برا حال ہے، ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد وقتِ افطار ہو جائے

Marfat.com

تاکہ روزہ افطار کیا جائے ـــــــ یکایک بچّے کے والد اپنے بچّے کو اس کمرے میں لے جاتے ہیں جہاں سامانِ افطار ہے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے ہیں، پھر ایک "فیرنی" کا پیالہ اٹھا کر بیٹے کی طرف بڑھاتے ہیں اور امتحاناً کہتے ہیں ـــــــ

لو بیٹا ـــــــ!

اسے کھالو ـــــــ

بچہ حیران ہو کر عرض کرتا ہے ـــــــ

ابا حضور ـــــــ!

میرا تو روزہ ہے ـــــــ کیسے کھاؤں ـــــــ؟

اس پر والد نے کہا ـــــــ

میاں کھا بھی لو ـــــــ!

بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے ـــــــ میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، اب کوئی دیکھنے والا نہیں ـــــــ۔

لو ـــــــ! ـــــــ جلدی سے کھالو

یہ سن کر بچّے نے پھر ادب سے عرض کی

ابّا حضور ـــــــ!

اگرچہ کوئی نہیں دیکھ رہا ـــــــ مگر جس کے حکم پر روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے ـــــــ!

بچّے کا یہ جواب سن کر والد کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا ـــــــ فرطِ مسرت میں اپنے ہونہار فرزند کو گلے سے

Marfat.com

لگالیا ـــــ سینے سے چمٹالیا' اور پیار کرتے ہوئے باہر لے آئے ـــــ
پھر اوقاتِ کار کے مطابق سب کے ساتھ بچّے نے روزہ افطار کیا ـــــ
اللہ، اللہ ـــــ !

بچپن ہی سے اتنا خوفِ خدا ـــــ
پاسِ شریعت ـــــ
کیا کسی نے کبھی سنا ـــــ ؟
یہ بچّہ ـــــ کون تھا ـــــ ؟
یہ بچّہ کوئی عام بچّہ نہ تھا ـــــ !

اسے تو قدرت نے عالمِ اسلام اور خاص کر ہندوستان کے مسلمانوں کی رہبری و رہنمائی کے لئے بریلی شریف میں پیدا فرمایا تھا ـــــ یہ وہی بچّہ تھا جو کہ آگے چل کر دنیائے اسلام کی ایک عظیم شخصیت بن کر ابھرا ـــــ جسے جیّد علمائے عرب و عجم نے "مجدّدِ دین و ملت" کہا ـــــ
کون ـــــ ؟

ـــــ "امام احمد رضا محدث بریلوی" ـــــ

• وہ امام احمد رضا ـــــ جو تمام مروجہ علوم کے عالم اور نکتہ داں تھے ـــــ
وہ امام احمد رضا ـــــ جن کے فتاویٰ مطالعہ کرنے کے بعد شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

"میں نے دورِ آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں) جیسا فقیہ نہیں دیکھا ـــــ مولانا جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف

Marfat.com

ہمیشہ خاص سوچ وبچار کے بعد اختیار کرتے ہیں
ــــــــ ہاں اگر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی وجہ سے ان کی طبیعت میں شدت نہ ہوتی تو
وہ اپنے دور کے امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)
ہوتے" ــــــــ ۳ہ

وہ امام احمد رضا ــــــــ جو علم وفضل کا ایک وسیع سمندر تھے، ایسا سمندر ــــــــ جس کے اسرار ورموز کی غواصی تو ایک طرف، تاہنوز اس کے ساحل تک بھی رسائی نہیں ہو سکی ــــــــ

وہ امام احمد رضا ــــــــ جو زود نویسی ــــــــ برجستگی اور تصنیفی استعداد کی تمام اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے ــــــــ

وہ امام احمد رضا ــــــــ جن کی علمی گہرائی وگیرائی اور فنی کمال کا یہ عالم کہ اگر علم وفن کے بڑے بڑے ماہرین کو اس کے مشاہدے کا موقع ملتا تو وہ شرفِ تلمذ کی آرزو کرتے ــــــــ ۴ہ

وہ امام احمد رضا ــــــــ جنہیں دنیا آج "اعلیٰ حضرت" ــــــــ "فاضلِ بریلوی" ــــــــ "امام اہلسنت" ــــــــ اور "مجددِ دین وملت" کے القاب سے یاد کرتی ہے ــــــــ

وہ اپنے زمانے کی نادر ونایاب ہستی تھے ــــــــ
" نادرِ زمن" ــــــــ تھے ــــــــ

آپ نے ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر اس دنیائے فانی کو اپنے قدومِ میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا ــــــــ والدِ ماجد

Marfat.com

مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ نے آپ کا نام "محمد" تجویز فرمایا ــــ ۵ جدِ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ نے "احمد رضا" اور تاریخی نام "المختار" رکھا گیا' جس سے آپ کا سنِ ولادت ۱۲۷۲ھ برآمد ہوتا ہے ــــ بعد میں آپ نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی پر فخر کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ "عبد المصطفیٰ" کا اضافہ فرمایا ــــ ۶

آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقۂ مسنونہ ہوا ــــ اسی دن آپ کے جدِ امجد نے ایک خواب دیکھا' جس کی تعبیر تھی کہ یہ فرزندِ ارجمند فاضل و عارف ہوگا ــــ ۷

چنانچہ ــــ

آپ نے چار سال کی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ ختم فرمایا اور چھ برس کی عمر میں ماہ ربیع الاوّل شریف میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر فرمائی ــــ آپ نے "صرف و نحو" کی ابتدائی کتابیں مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ سے پڑھیں ــــ پھر تمام علوم و فنون اپنے والدِ ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے حاصل کئے ــــ صرف آٹھ (۸) برس کی عمر میں "فنِ نحو" کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" پڑھی ــــ خداداد علم کے زور کا یہ عالم کہ اس ننھی سی عمر میں کتاب "ہدایۃ النحو" کی عربی میں شرح لکھ دی ــــ حافظہ اور عقل و فہم کا یہ عالم کہ کتاب کا صرف چوتھائی حصہ استاد سے پڑھتے' باقی خود ہی سنا دیتے ۸ ــــ علم و فضل کا عالم یہ کہ آپ ہی کے استاد مولانا مرزا غلام قادر بیگ صاحب نے بعد میں آپ سے "ہدایہ" کا سبق لیا ــــ تیرہ برس کی مختصر سی عمر میں والدِ ماجد

Marfat.com

سے گھر پر ہی درسیات کی تکمیل کی ــــــ ۱۲۹۳ھ میں کچھ دن رامپور میں قیام کر کے مولانا عبد العلی رامپوری علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء) سے "شرح چغمنی" کے چند اسباق پڑھے ــــــ ۹ اپنے والد ماجد کے علاوہ جن حضرات سے پڑھا یا سندِ حدیث و فقہ حاصل کی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں ــــــ

۱ ــــــ حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی (م۔ ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء)

۲ ــــــ مولانا محمد نقی علی خاں (م۔ ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)

۳ ــــــ شیخ احمد بن زین دحلان مکی (م۔ ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء)

۴ ــــــ شیخ عبد الرحمن سراج مکی (م۔ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء)

۵ ــــــ شیخ حسین بن صالح (م۔ ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء)

۶ ــــــ مولانا عبد العلی رامپوری (م۔ ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء)

۷ ــــــ شاہ ابوالحسین احمد النوری (م۔ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء)

۸ ــــــ مولانا مرزا غلام قادر بیگ (م۔ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء) ــــــ ۱۰

امام احمد رضا نے ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۵ دن کی عمر میں جمیع علوم دینیہ کی تکمیل فرما کر ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء میں سندِ فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت زیب سر فرمائی نیز اسی روز سب سے پہلا فتویٰ تحریر فرمایا ــــــ ۱۱

آپ کو علوم درسیہ کے علاوہ علوم جدیدہ و قدیمہ پر بھی مکمل دسترس و عبور حاصل تھا ــــــ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ان میں بعض علوم ایسے ہیں جن میں کسی استاد کی رہنمائی حاصل کئے بغیر اپنی خداداد صلاحیت سے

Marfat.com

ذہانت سے کمال حاصل کیا ـــــــ ایسے تمام علوم وفنون جن پر امام احمد رضا محدث بریلوی کو مکمل عبور حاصل تھا۔ جدید تحقیق کے مطابق تقریباً اکتر (۷۱) ہیں ـــــــ ۱۲؎ ان میں کئی فن تو ایسے ہیں کہ دورِ جدید کے بڑے بڑے محققین اور ماہرین علوم وفنون ان کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہونگے ـــــــ

۱ ـــــ علم قرآن	۲ ـــــ علم حدیث
۳ ـــــ اصول حدیث	۴ ـــــ فقہ حنفی
۵ ـــــ کتب فقہ جملہ مذاہب	۶ ـــــ اصول فقہ
۷ ـــــ جدل مہذب	۸ ـــــ علم تفسیر
۹ ـــــ علم العقائد والکلام	۱۰ ـــــ علم نحو
۱۱ ـــــ علم صرف	۱۲ ـــــ علم معانی
۱۳ ـــــ علم بیان	۱۴ ـــــ علم بدیع
۱۵ ـــــ علم منطق	۱۶ ـــــ علم مناظرہ
۱۷ ـــــ علم فلسفہ	۱۸ ـــــ علم تکسیر
۱۹ ـــــ علم ہیئت	۲۰ ـــــ علم حساب
۲۱ ـــــ علم ہندسہ	۲۲ ـــــ قرأت
۲۳ ـــــ تجوید	۲۴ ـــــ تصوف
۲۵ ـــــ سلوک	۲۶ ـــــ اخلاق
۲۷ ـــــ اسماء الرجال	۲۸ ـــــ سیر
۲۹ ـــــ تواریخ	۳۰ ـــــ لغت
۳۱ ـــــ ادب مع جملہ فنون	۳۲ ـــــ ارثماطیقی

Marfat.com

۳۳ ــــ جبر و مقابلہ | ۳۴ ــــ حساب مینی
۳۵ ــــ لوغارثمات | ۳۶ ــــ علم التوقیت
۳۷ ــــ مناظر و مرایا | ۳۸ ــــ علم الاکسر
۳۹ ــــ زیجات | ۴۰ ــــ مثلث کروی
۴۱ ــــ مثلث مسطح | ۴۲ ــــ ہیئت جدیدہ
۴۳ ــــ مربعات | ۴۴ ــــ جفر
۴۵ ــــ زائرجہ | ۴۶ ــــ نظم عربی
۴۷ ــــ نظم فارسی | ۴۸ ــــ نظم ہندی
۴۹ ــــ نثر عربی | ۵۰ ــــ نثر فارسی
۵۱ ــــ نثر ہندی | ۵۲ ــــ خط نسخ
۵۳ ــــ خط نستعلیق | ۵۴ ــــ تلاوت مع تجدید
۵۵ ــــ علم الفرائض ــــــــ سہ۱۳
۵۶ ــــ علم طبیعیات ــــــــ PHYSICS
۵۷ ــــ علم صوتیات
۵۸ ــــ علم نور
۵۹ ــــ علم کیمیا ــــــــ CHEMISTRY
۶۰ ــــ علم طب
۶۱ ــــ علم الادویہ
۶۲ ــــ علم معاشیات ــــــــ ECONOMICS
۶۳ ــــ علم اقتصادیات ــــــــ FINANCE

Marfat.com

۶۴ــــــ علم تجارت ــــــــــــــــ COMMERCE.

۶۵ــــــ علم شماریات ــــــــــــــــ STATISTICS.

۶۶ــــــ علم ارضیات ــــــــــــــــ GEOLOGY.

۶۷ــــــ علم جغرافیہ ــــــــــــــــ GEOGRAPHY.

۶۸ــــــ علم سیاسیات ــــــــــــــــ POLITICAL SCIENCE.

۶۹ــــــ علم بین الاقوامی امور ــــــ INTERNATION RELATION.

۷۰ــــــ علم معدنیات

۷۱ــــــ علم اخلاقیات ــــــــــــــــ ETHICS. ــــــ ۱۴ھ

امام احمد رضا نے درج بالا مختلف علوم وفنون پر تقریباً ہزار کے لگ بھگ کتب تصنیف فرمائیں اور علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے کہ جن سے تشنگانِ علم وفن، رہتی دنیا تک سیرابی حاصل کرتے رہیں گے ــــــ ۱۵ھ

آپ نے صرف ایک ماہ کی مختصر سی مدت میں پورا قرآن مجید حفظ فرمایا جو کہ اسلامی تاریخ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بعد دوسرا واقعہ ہے ــــــ

ہوا یوں کہ بعض حضرات خطوط وغیرہ میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ "حافظ" بھی لکھ دیا کرتے تھے، ایک روز ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ "حافظ" بھی لکھ دیتے ہیں حالانکہ میں اس منصب کا اہل نہیں ــــــ لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ غلط ثابت ہو ــــــ رمضان شریف کا مہینہ آیا تو آپ نے روزانہ ایک پارہ حفظ کرنا شروع کر دیا، وہ اس طرح کہ روزانہ دن میں ایک پارہ کا ورد فرماتے اور رات کو عشاء کا وضو فرمانے کے بعد

Marfat.com

اور جماعت سے قبل حافظ صاحب کو سنا دیتے ــــــ اس طرح آپ نے تیسویں روزے تک تیسوں پارے حفظ سنا دیئے اور یوں صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا کلام پاک حفظ فرمالیا اور فرمایا "کہ بحمداللہ ہم نے کلام پاک ترتیب کے ساتھ یاد کرلیا اور یہ اس لئے کہ بندگان خدا کا کہنا غلط نہ ہو" ــــــ [۱۶]

یہ رب تعالیٰ کا آپ پر بڑا انعام تھا اور آپ کے حافظے کی کرامت ــــــ

امام احمد رضا نے تعلیم کی غرض سے کسی مدرسہ یا دارالعلوم میں داخلہ نہیں لیا بلکہ جملہ تمام علوم و فنون کو اپنے جدامجد اور والد ماجد کی بارگاہ سے گھر ہی میں حاصل کیا ــــــ نیز متذکرہ اساتذہ کرام کے علاوہ کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کئے ــــــ رب کائنات کے فضل و کرم سے علم سے لگاؤ تھا چنانچہ اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے علوم مرّوجہ کا سراپا بن گئے ــــــ نہایت ہی قلیل مدت میں تمام علوم کے سمندر عبور کر لئے ــــــ

علم ظاہری سے سرفراز ہونے کے بعد "علوم باطنی" سے فیضیاب ہونے کیلئے امام احمد رضا اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں کے ساتھ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں ہندوستان کے ایک عظیم روحانی مرکز "خانقاہ عالیہ برکاتیہ" مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور قطب زماں حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے ــــــ پیر روشن ضمیر نے مرید باصفا کی نورانی پیشانی پر آثار سعادت دیکھ کر اسی وقت اپنی روحانی خلافت و اجازت سے نوازا ــــــ اس نسبتِ برکات نے دوآتشہ کا کام دیا ــــــ ایک جانب علم کا جلال، دوسری طرف زہد و تقویٰ کا کمال ــــــ سارے ہندوستان اور بلاد و امصار میں دھوم

Marfat.com

مچ گئی ـــــ ہر طرف سے تشنگانِ علم اور نورِ معرفت کے پروانے ٹوٹ پڑے ـــــ لوگوں کی تو بات ہی کیا ـــــ! خود آپ کے پیر و مرشد حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ بھی آپ پر فخر فرماتے ـــــ چنانچہ فرماتے کہ

"جب قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے
آلِ رسول ـــــ! ـــــ میرے لئے
کیا لایا ہے ـــــ؟ ـــــ تو میں عرض
کرونگا اے مالکِ کل ـــــ!
میں تیرے لئے "احمد رضا" لایا ہوں ـــــ" [۵]

ـــــ امام احمد رضا پہلی بار ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والدِ ماجد کی معیت میں زیارتِ حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوئے ـــــ جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو ایک نظم رقم فرمائی، جو وارداتِ کیفیاتِ قلبیہ کی آئینہ دار ہے ـــــ جس کے حرف حرف سے بوئے محبت کی مہکار قلب و جاں کو عطر بیز کرتی ہے ـــــ اس کا مطلع یہ ہے ـــــ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

جبکہ دوسری مرتبہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کیلئے تشریف لے گئے تو دورانِ قیام مکہ ایک روز حرم شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے ـــــ انوارِ معرفت سے پیشانی جگمگا رہی تھی ـــــ

Marfat.com

امام وقت حضرت حسین بن صالح شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں سے گذر ہوا اور ان کی نظر جب آپ کے رخ زیبا پر پڑی تو بے ساختہ پکار اُٹھے

"انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین"

(بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں) ـــــــ ۱۹ـھ

حالانکہ امام موصوف آپ سے متعارف بھی نہیں تھے ـــــــ

اس موقع پر علمائے عرب نے ایک استفتاء "علم غیب" پر آپ سے دریافت کیا اور دو دن میں اس کا جواب چاہا ـــــــ طویل سفر کے سبب آپ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور بخار سا بھی تھا پھر نہ کوئی تحریری یادداشت قریب اور نہ ہی حوالے کیلئے کتابیں موجود تھیں مگر آپ نے اپنی خداداد صلاحیت و ذہانت سے کام لے کر صرف آٹھ گھنٹے کی مختصر مدت میں مطلوبہ سوال کا نہایت بلیغ و فصیح عربی میں جواب تحریر فرمایا جو ایک بے مثال و لازوال مقالے کی صورت میں تقریباً چار سو صفحات (۴۰۰) پر پھیل گیا ـــــــ امام احمد رضا نے اس کا عنوان "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" تجویز فرمایا ـــــــ علمائے عرب نے جب یہ جواب دیکھا تو آپ کی ذہانت اور علمی بصیرت پر حیران رہ گئے ـــــــ

چنانچہ شیخ جلیل، عالم جلیل، شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید سندھی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ نے جب امام احمد رضا کی یہ تصنیف لطیف دیکھی تو اس کے علمی معیار ـــــــ دلائل و براہین اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس کتاب پر عربی میں تقریباً آٹھ صفحات پر مشتمل فاضلانہ تقریظ رقم فرمائی جس میں آپ نے درج ذیل لقب سے امام احمد رضا کو زبردست

Marfat.com

خراج تحسین پیش کیا ــــــ

"مجدد المائۃ الماضیۃ مؤید الملۃ الطاہرۃ" ــــــ ۲۰

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا علمی سرمایہ یوں تو بے پناہ ہے مگر آپ کا ترجمہ قرآن ــــــ اور ــــــ فقہی شاہکار "فتاویٰ رضویہ" اپنی مثال آپ ہیں ــــــ

آپ نے سنہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں قرآن مجید کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ فرمایا جو "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے موسوم آج بھی ہر جگہ دستیاب ہے ــــــ یوں تو اردو زبان میں متعدد حضرات نے ترجمہ کیا ہے مگر آپ کا ترجمۂ قرآن ان تراجم پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے ــــــ

اردو کے دیگر تراجم کا آپ کے ترجمہ سے تقابل کرنے پر یہ فرق واضح طور سامنے آتا ہے کہ آپ کا ترجمہ لغوی ــــــ معنوی ــــــ ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین مرقع ہے ــــــ رواں اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے ــــــ ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ادب واحترام ــــــ عزت وعصمت اور مقام کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے ــــــ اس ترجمہ کی عظمت کا اندازہ دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے ــــــ اہل علم وتحقیق کے لئے یہ ایک دعوتِ فکر ہے ــــــ کنز الایمان کے مطالعہ کرنے والے کو دوسرے تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بغور مطالعہ سے اسلامی عقائد وایمان کی اصل حلاوت سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی

Marfat.com

ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت واضافہ کا احساس بھی ہوتا ہے ـــــ

امام احمد رضا ایک عدیم النظیر فقیہہ تھے ـــــ دیگر علوم و فنون میں تو آپ کو امام کا درجہ حاصل تھا ہی لیکن سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سچا وارث ہونے کی وجہ سے امام المسلمین (علیہ الرحمۃ) کی طرح فقہ کو اپنا خصوصی میدان قرار دیا ـــــ امام احمد رضا نے سب سے پہلا مسئلہ فقط آٹھ سال کی عمر میں تحریر فرمایا ـــــ [۲۱] اور یوں فن فتویٰ نویسی میں کم عمری سے ہی شہرت حاصل کرلی ـــــ بعد میں تو اس فن میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا ـــــ چنانچہ مولانا عبدالحئی لکھنوی والد ماجد مولانا ابوالحسن ندوی اپنی کتاب "نزہتہ الخواطر" میں فرماتے ہیں کہ

"فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر ان (مولانا احمد رضا) کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے" ـــــ [۲۲]

امام احمد رضا کی بارگاہ علم میں چار دانگ سے اس قدر استفتاء آتے تھے کہ شاید کسی اور دارالافتاء میں آتے ہوں ـــــ ایک وقت میں قریباً پانچ پانچ سو (۵۰۰) استفتاء آتے اور امام احمد رضا صاحب کا جواب اسی وقت اور اسی زبان میں لکھوا دیتے کہ جس زبان میں سوال ہوتا، نہ صرف یہ بلکہ اسی صنفِ ادب میں کہ جس میں سوال ہوتا یعنی اگر سوال نثر میں تو جواب بھی نثر میں اور اگر سوال نظم میں تو جواب بھی نظم میں ہوتا ـــــ

آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" المعروف "فتاویٰ رضویہ" کے نام سے موسوم ہے جو کہ ہزار ہزار صفحات کی بارہ جہازی سائز کی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ـــــ یہ ایک عظیم علمی

Marfat.com

تحقیقی خزانہ ہے اگرچہ یہ فقہی مسائل پر مشتمل ہے لیکن منقولات ومعقولات کے تمام علوم وفنون کا احاطہ کرتا ہے ـــــــ

"فتاوی رضویہ" کو برصغیر پاک وہند اور بلادِ اسلام میں "فتاوی عالمگیری" کے بعد ایک اہم مقام حاصل ہے ـــــــ

امام احمد رضا جامع کمالات نادرِ زمن ہستی تھے ـــــــ جس فن اور جس موضوع پر قلم اٹھایا، اپنی انفرادیت کا سکہ ثبت کر دیا ـــــــ آپ کی اصل دولت حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھی اور اسی جذبے سے آپ کی روح ہر وقت سرشار رہتی تھی ـــــــ

شاعری آپ کے لیئے وجہ افتخار نہ تھی اور نہ ہی آپ نے اسے بطور فن اختیار فرمایا تھا ـــــــ آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں معروف نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں جب تڑپ بڑھتی اور دردِ عشق بیتاب کرتا تو از خود نعتیہ اشعار زبان پر جاری ہو جاتے پھر یہی اشعار سوزشِ عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔ ـــــــ امام احمد رضا اکثر فرماتے کہ

"جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں، ورنہ شعر وسخن میرا ذوق نہیں" ـــــــ ۲۳

ـــــــ شاعر شاگرد ہوا کرتے ہیں مگر عاشق شاگرد نہیں ہوتے ـــــــ امام احمد رضا فن شاعری میں کسی کے شاگرد نہ تھے ـــــــ وہ تو عاشق تھے ـــــــ

Marfat.com

عاشقِ صادق تھے ______

______ ان کو فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کچھ ملا کہ کسی کو کیا ملے ______

حضور تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شعراءِ کرام نے اپنی اپنی حسنِ نیت اور توفیقِ الٰہی کے باعث "سلام" کا ہدیۂ عقیدت پیش کیا مگر امام احمد رضا کے سلام کو ایسا قبولِ عام نصیب ہوا کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود برصغیر پاک وہند اور بلادِ اسلام میں فضائیں اس کی والہانہ آواز سے گونج رہی ہیں ______ ایک ایک شعر جذب وکیف اور عشق ومستی کا مرقع ہے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" پڑھنے ______ سننے دیکھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے ______ اس میں وجدان بھی ہے ______ حسنِ شعر بھی ______ ترنم بھی ہے ______ نغمگی بھی ______ سوز درد بھی ہے ______ جذب ومستی بھی ______ قرآن کی تفسیر بھی ہے اور حدیثِ دل بھی،

آپ کی علمی ______ دینی ______ ملی اور سیاسی خدمات بہت وسیع ہیں ان کی منظم تحقیق وتدقیق کے لئے ایک وسیع اکیڈمی اور ماہرین

Marfat.com

علوم وفنون کی ٹیم درکار ہے تاکہ اس عظیم فرزندِ اسلام کے کارناموں سے مسلمانانِ عالم کو روشناس کرایا جا سکے اور ان کے علم کی ضیا پاشیوں سے جہالت کی ظلمتوں کو مٹایا جا سکے ــــــــ

وقت کا تقاضہ ہے کہ امام احمد رضا کی خدمات کو اسکول اور کالج کے نصاب میں بطور سبق شامل کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں کی سیرت و کردار سے رہنمائی حاصل کر سکیں ــــــــ

۴ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ

از

اقبال احمد اختر القادری عفی عنہ

کراچی

Marfat.com

حوالہ جات

۱ــــــ مقبول جہانگیر، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۲

۲ــــــ مولانا کوثر نیازی، کالم "مشاہدات و تاثرات" روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء

۳ــــــ مولانا یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ کراچی

۴ــــــ رائے محمد کمال، مقرر بنیے، مطبوعہ لاہور، ص ۱۱۵

۵ــــــ مولانا ظفر الدین بہاری، حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد اول مطبوعہ کراچی ص ۱

۶ــــــ علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری، سیرت امام احمد رضا مطبوعہ لاہور، ص ۳

۷ــــــ مقبول جہانگیر، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴

۸ــــــ مولانا حسنین رضا خاں، سیرتِ اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ص ۴۹

۹ــــــ مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت جلد اوّل مطبوعہ کراچی، ص ۳۳

۱۰ــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیاتِ امام اہلسنت، مطبوعہ لاہور ص ۲

۱۱ــــــ مولانا ظفر الدین بہاری، حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد اوّل مطبوعہ کراچی، ص ۳۲

۱۲ــــــ پروفیسر مجید اللہ قادری، قرآن سائنس اور امام احمد رضا مطبوعہ کراچی، ص ۱۴

۱۳ــــــ امام احمد رضا بریلوی، الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ، ص ۳۰۱
(بشمول رسائل رضویہ، جلد دوئم مطبوعہ لاہور)

۱۴ــــــ پروفیسر مجید اللہ قادری، قرآن سائنس اور امام احمد رضا مطبوعہ کراچی، ص ۱۵-۱۴

۱۵ــــــ (الف) مفتی اعجاز ولی خاں، ضمیمہ المعتقد المنتقد، مطبوعہ لاہور، ص ۲۶۶

(ب) ــــــ مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور، ص ۴۶

Marfat.com

۱۶ــــــ مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی، اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۷۶ء صــ ۱۰۱-۲

۱۷ــــــ مولانا عبد المجتبیٰ رضوی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ بنارس سنہ ۱۹۹۰ء صــ ۴۰۰

۱۸ــــــ ایضاً صــ ۴۰۱

۱۹ــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، امام احمد رضا اور عالم اسلام، مطبوعہ کراچی صــ ۱۲۰

۲۰ــــــ ایضاً

۲۱ــــــ مولانا صابر القادری نسیم بستوی، اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۷۶ء صــ ۳۲

۲۲ــــــ عبد الحئی لکھنوی، نزھۃ الخواطر، مطبوعہ حیدر آباد دکن، صــ ۴۱

۲۳ــــــ مقبول جہانگیر اعلیٰ حضرت بریلوی، مطبوعہ کراچی، صــ ۲۵

Marfat.com

Marfat.com

ترجمۂ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

کنز الایمان شریف

- قرآنِ پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ۔
- سلیس و رواں ہونے کے ساتھ ساتھ روحِ قرآن کے قریب تر۔
- یہ ترجمہ لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی یعنی لفظ و محاورہ کا حسین امتزاج۔
- عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک۔
- آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے الفاظ کے موزوں ترین معانی کا انتخاب۔
- قرآن پاک کے اصل منشاء مراد کو بیان کرنے والا۔
- بارگاہِ الٰہی کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہٗ پاسدار۔
- مسلکِ اہلِ سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان۔
- بے شمار خوبیوں سے مالا مال واحد مہذب ترجمۂ قرآن "کنز الایمان"۔
- ایک عادل کے لئے قرآنِ پاک کے اردو ترجمہ کنز الایمان کے انتخاب کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔
- اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے تعصب کی عینک اتار کر کنز الایمان کا ہی مطالعہ کیجئے۔

ترجمے والا قرآنِ پاک خریدتے وقت کنز الایمان ہی کا مطالعہ کیجئے

IDARA TAHQIQAT-E-IMAM AHMAD RAZA (KASHMIR)

Marfat.com

ترجمۂ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یا اللہ جل جلالہٗ

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

کنز الایمان شریف

- قرآنِ پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ۔
- سلیس و رواں ہونے کے ساتھ ساتھ رُوحِ قرآن کے قریب تر۔
- یہ ترجمہ لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی یعنی لفظ و محاورہ کا حسین امتزاج۔
- عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک۔
- آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے الفاظ کے موزوں ترین معانی کا انتخاب۔
- قرآن پاک کے اصل منشاء مُراد کو بیان کرنے والا۔
- بارگاہِ الٰہی کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کماحقہٗ پاسدار۔
- مسلکِ اہلِ سُنّت وجماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان۔
- بے شمار خوبیوں سے مالا مال واحد مہذب ترجمۂ قرآن "کنز الایمان"۔
- ایک عادل کے لئے قرآنِ پاک کے اُردو ترجمہ کنز الایمان کے انتخاب کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔
- اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے تعصب کی عینک اتار کر کنز الایمان کا ہی مطالعہ کیجئے۔

ترجمے والا قرآنِ پاک خریدتے وقت کنز الایمان ہی کا مطالعہ کیجئے

IDARA TAHQIQAT-E-IMAM AHMAD RAZA (KASHMIR)

Marfat.com